10 مئی 1963

ازعدالت عظمیٰ

# راگھوبیر پرساد دودھیوالا

# بنام

# چامنلال مہرا اور دیگر

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر، کے۔این۔وانچواور کے۔سی۔داس گپتا جسٹسز )

فوجداری مقدمہ—جھوٹے شہادت دینے والا گواہ—قانونی چارہ جوئی، اگر شروع کی جاسکتی ہے—ضابطہ فوجداری، 1898 (1898 کا ایکٹ V)، دفعات 476، 477، 478، 479اے۔

اپیل کنندہ مدعا علیہان کے خلاف استغاثہ کا گواہ تھا۔ یہ مقدمہ جواب دہندگان کے بری ہونے پر ختم ہوا۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت مجسٹریٹ کے سامنے اپیل کنندہ اور استغاثہ کے کچھ دیگر گواہوں کے خلاف درخواست دائر کی گئی تھی جس میں درخواست کی گئی تھی کہ ان کے خلاف شکایت کی جائے۔ مجسٹریٹ کی رائے تھی کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479 اے اپیل کنندہ اور استغاثہ کے دیگر گواہوں کے خلاف کی جانے والی کارروائی پر مکمل پابندی تھی۔ اس لیے ان کے خلاف کوئی شکایت درج نہیں کی گئی۔

اپیل پر ہائی کورٹ نے مجسٹریٹ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور متعلقہ مجسٹریٹ کو ہدایت کی کہ وہ اپیل کنندہ کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 467 اور دفعہ 467 / 120 بی کے تحت جرائم کے سلسلے میں شکایت درج کرے کیونکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں تھا۔

یہ مانا گیا کہ دفعہ 479اے کی دفعہ 193 کے تحت جرم کے علاوہ دیگر جرائم کے لیے استغاثہ میں کوئی درخواست نہیں تھی اور باب XI میں متعلقہ دفعات اور یہ کہ دیگر جرائم کے حوالے سے ضابطہ فوجداری کی دفعات 476، 477، 478 اور 479 کا اطلاق دفعہ 479اے کے نفاذ کے بعد بھی جاری ہے۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1961 کی فوجداری اپیل نمبر 44۔

1958 کی فوجداری اپیل نمبر 56 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 16 ستمبر 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ڈی این مکھرجی، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے بی کے بھٹاچاریہ، اور سکومار گھوش۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے پی کے چٹرجی اور پی کے بوس۔

.1963 10 مئی۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے۔ خصوصی اجازت کی یہ اپیل کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے۔

مدعا علیہ کے خلاف مایا داس کھنہ کی طرف سے قائم کردہ مقدمے میں، کلکتہ کے ایڈیشنل چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل گزار سے استغاثہ کے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ چنلال مہرا اور دو دیگر افراد تعزیرات ہند کی دفعہ 504 اور 506 کے تحت۔ یہ مقدمہ 10 مئی 1957 کو ملزموں کو بری کرنے پر ختم ہوا۔ 28 جون 1957 کو مجسٹریٹ کی عدالت میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت ایک درخواست دائر کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس اپیل کنندہ اور مایا داس کھنہ سمیت کچھ دیگر گواہوں نے اس معاملے میں استغاثہ کے لیے جانچ پڑتال کرتے ہوئے" جھوٹے ثبوت دیے ہیں اور/ یا عدالت کے سامنے کارروائی میں استعمال ہونے کے مقصد سے جھوٹے ثبوت بنائے ہیں اور جھوٹے اور یا من گھڑت شواہد کو حقیقی اور/ یا جعلی دستاویز کے طور پر استعمال کیا ہے اور/ یا حقیقی جعلی دستاویز کے طور پر استعمال کیا ہے اور ہر ملزم نے دوسروں کو ان جرائم کے ارتکاب میں اکسایا ہے"، اور دعا کی کہ ضروری تفتیش کے بعد ان کارروائیوں کے ذریعے کیے گئے جرائم کے لیے ان کے خلاف چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کو شکایت کی جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معروف مجسٹریٹ مسٹر جہانگیر گبیر جس نے چامن لال مہرا کے خلاف فوجداری مقدمہ نمٹا دیا تھا اب دستیاب نہیں تھا اور دفعہ 476 کے تحت درخواست چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مسٹر جے ایم بیر، پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی فائل میں نمٹانے کے لیے منتقل کر دی تھی۔ اس مقصد کے لیے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مسٹر جے ایم بیر کو مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ کا جانشین نامزد کیا۔ مسٹر بیر کی رائے تھی کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479 اے اس اپیل کنندہ اور دیگر کے سلسلے میں ان کی طرف سے کی جانے والی کسی بھی کارروائی کے خلاف ایک مکمل رکاوٹ تھی جو محض فوجداری مقدمے میں شکایت کے گواہ تھے۔ اس لیے انہوں نے دفعہ 504 اور دفعہ 506 کے تحت فوجداری مقدمے میں صرف شکایت کنندہ مایا داس کھنہ کے خلاف شکایت درج کرنے کی ہدایت کی۔ ہندوستانی تعزیرات ہند اور باقی کے خلاف درخواست کو مسترد کر دیا۔

مجسٹریٹ کے دوسرے شخص کے خلاف شکایت کرنے سے انکار کے خلاف چامن لال مہرا کی اپیل پر کلکتہ کی ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کا جعل سازی کرنے یا جعل سازی کرنے کی مجرمانہ سازش میں فریق ہونے کے جرم پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے انصاف کے مفاد میں اس بات پر غور کیا کہ اس اپیل کنندہ کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 467اور دفعہ 467/ 120 B کے تحت کسی جرم کے سلسلے میں شکایت کی جانی چاہیے جو اس نے انجام دی ہے، اس اپیل کنندہ کے سلسلے میں مجسٹریٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور حکم دیا کہ ایسی شکایت کی جائے۔

ہائی کورٹ کے اس نظریے کی درستگی کو ہمارے سامنے چیلنج کیا گیا ہے کہ دفعہ 479اے کا دفعہ 467اور دفعہ 467/ 120بی کے تحت جرائم پر کوئی اطلاق نہیں ہے اور اس طرح کے جرائم کے لیے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت گواہ کے خلاف کی جانے والی کارروائی پر پابندی نہیں ہے۔ دفعہ 479اے کا متعلقہ حصہ جو ترمیم ایکٹ یا 1955 کے ذریعے ضابطہ فوجداری میں شامل کیا گیا تھا اس طرح چلتا ہے:

"دفعہ 476سے 479میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود، جب کوئی سول، ریونیو یا فوجداری عدالت یہ رائے رکھتی ہے کہ گواہ کے طور پر اس کے سامنے پیش ہونے والے کسی شخص نے عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر جھوٹا ثبوت دیا ہے یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹا ثبوت تیار کیا ہے، اور یہ کہ، جھوٹی گواہی کی برائیوں کے خاتمے اور جھوٹے شواہد کو من گھڑت بنانے کے لیے اور انصاف کے مفاد میں، یہ مناسب ہے کہ ایسے گواہ پر اس جرم کے لیے مقدمہ چلایا جائے جو اس کے ذریعے انجام دیا گیا معلوم ہوتا ہے، عدالت فیصلے کی فراہمی کے وقت یا اس طرح کی کارروائی کو نمٹانے کے حتمی حکم کے وقت، اس سلسلے میں اپنی وجوہات بیان کرتے ہوئے ایک نتیجہ ریکارڈ کرے گی اور اگر وہ مناسب سمجھے۔

اس سوال پر عدالتی رائے میں اختلاف ہے کہ آیا فوجداری عدالت کی طرف سے دفعہ 479اے کے تحت کارروائی کی جاسکتی تھی لیکن کارروائی نہیں کی گئی تو پھر بھی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ سوال ہمارے سامنے غور و فکر کے لیے پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں سوال یہ ہے کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ جہاں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کے تحت کارروائی کی جاسکتی تھی لیکن متعلقہ فوجداری عدالت نے عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جھوٹے ثبوت دینے کے جرائم یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت بنانے کے لیے کارروائی نہیں کی، کیا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی، کیا یہ کہنا مزید درست ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت ایسی کوئی کارروائی جعل سازی کی سازش یا جعل سازی کی سازش کے جرائم کے سلسلے میں بھی نہیں کی جاسکتی؟

ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ایسا کیوں ہونا چاہیے۔ دفعہ 479اے کا خصوصی طریقہ کار صرف عدالتی کارروائی کے کسی بھی

مرحلے میں جھوٹے ثبوت دینے کے عمل یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جھوٹے ثبوت بنانے کے لیے گواہ پر مقدمہ چلانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس سیکشن میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو دیگر جرائم کے سلسلے میں کوڈ کے ذریعہ پہلے سے طے شدہ کسی دوسرے طریقہ کار کے اطلاق کو روکتا ہو۔ اس اصول کو لاگو کرنے میں کہ ایک خصوصی شق عام شق پر غالب ہے، خصوصی شق کے دائرہ کار کو سختی سے سمجھا جانا چاہیے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ عام شق کے تحت آنے والا کتنا علاقہ بھی خصوصی شق کے تحت آتا ہے۔ اس روشنی میں دفعہ 479اے کے ذریعے مقرر کردہ خصوصی طریقہ کار کا جائزہ لیتے ہوئے، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر غلط ثبوت دینے کا عمل اور عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جھوٹے ثبوت بنانے کا عمل درج ہے۔ 479 ضابطہ فوجداری میں سے اے وہ کارروائیاں ہیں جو تعزیرات ہند کی دفعہ 193 اور باب XI میں تسلیم شدہ دفعات کے تحت قابل سزا ہیں۔

اس لیے ہمیں یہ واضح نظر آتا ہے کہ یہ تعزیرات ہند کی دفعہ 193 کے حوالے سے قانونی چارہ جوئی ہے اور باب 11 میں متعلقہ دفعات ہیں جن سے دفعہ 479اے کے تحت نمٹا جاتا ہے۔ اگر مقننہ کا ارادہ ہوتا کہ خصوصی طریقہ کار تعزیرات ہند کی دفعہ 193 کے تحت جرائم کے علاوہ دیگر جرائم پر لاگو ہوتا اور باب الیون میں متعلقہ دفعات اس سلسلے میں واضح الفاظ استعمال کرتی۔ دفعہ 479اے میں اس معنی کو پڑھنا غیر معقول ہوگا کہ جہاں کوئی شخص جس نے ہندوستانی تعزیرات ہند کی دفعہ 193 کے تحت جھوٹے ثبوت دے کر یا جھوٹے ثبوت بنا کر جرم کیا ہے، اس نے کوئی اور جرم بھی کیا ہے، جیسے کہ جعل سازی، جھوٹے ثبوت بنانے کے مقصد سے، اس طرح کے دوسرے جرم کی شکایت ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کے تحت بھی کی جا سکتی ہے۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ دفعہ 479اے کا دفعہ 193 کے تحت کسی جرم کے علاوہ مقدمہ چلانے کے لیے کوئی اطلاق نہیں ہے اور باب XI میں متعلقہ دفعات ہیں اور دیگر جرائم کے حوالے سے دفعہ 476، 477، 478 اور 479 کا اطلاق دفعہ 479اے کے نفاذ کے بعد بھی جاری ہے۔

چاہے ہائی کورٹ اپنے اس خیال میں درست ہو یا غلط کہ اپیل کنندہ پہلی نظر میں تعزیرات ہند کی دفعہ 467 اور دفعہ 467/ 120 B کے تحت جرائم کا ارتکاب کرتا دکھائی دیتا ہے، ہمارے سامنے بحث نہیں کی گئی ہے اور ہم اس معاملے پر کسی بھی طرح سے کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this
document